قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ آل عمران 74

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر۔ابو سعید

Online

جمعہ 20دسمبر 2019ء 22 ربیع الثانی 1441 ہجری قمری جلد نمبر 1: شمارہ 7:

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ

(ھود: 07)

ترجمہ:اور زمین میں کوئی چلنے پھرنے والا جاندار نہیں مگر اس کا رزق اللہ پر ہے اور وہ اس کا عارضی ٹھکانہ بھی جانتا ہے اور مستقل ٹھہرنے کی جگہ بھی ہر چیز ایک کھلی کتاب میں ہے۔

فرمانِ رسول ﷺ

نمازی کے آگے سے گزرنا

حضرت ابو جہیمؓ نے کہا:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو علم ہو کہ اس پر کیا گناہ ہے تو چالیس کھڑا رہتا یہ اس کے لیے بہتر ہوتا بہ نسبت اس کے کہ وہ آگے سے گزر جائے۔

ابو نضر نے کہاکہ میں نہیں جانتا کہ آیا آپؐ نے چالیس دن یامہینے یا سال فرمایا۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

خدا ہر چیز پر قادر ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ۔

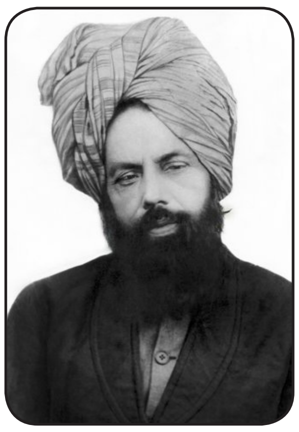

’’ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اُس برکت کو ہرگز نہیں پاسکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدااُن کا وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ دشمن جواُن کا قصد کرے کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا ان کی حمایت میں۔ کون خدا پر ایمان لایا؟ صرف وہی جو ایسے ہیں۔ ایسا ہی وہ شخص بھی احمق ہے جو ایک بے باک گنہ گار اور بد باطن اور شریر النفس کے فکر میں ہے کیونکہ وہ خود ہلاک ہوگا جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست ونابود کر دیا ہو بلکہ وہ اُن کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے اور اب بھی دکھلائے گا۔ وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لئے اُس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں دنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن ان پر دانت پیستا ہے مگر وہ جو ان کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے ان کو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان میں ان کو فتح بخشتا ہے.... ہم نے اپنے خدا کی آفتاب کی طرح روشن وحی پائی ہم نے اُسے دیکھ لیا کہ دنیا کا وہی خدا ہے اُس کے سوا کوئی نہیں۔ کیا ہی قادر اور قیوم خدا ہے جس کو ہم نے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا سچ تو یہ ہے کہ اُس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں مگر وہی جو اُس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے سو جب تم دعا کرو تو اُن جاہل نیچریوں کی طرح نہ کرو جو اپنے ہی خیال سے ایک قانون قدرت بنا بیٹھے ہیں جس پر خدا کی کتاب کی مہر نہیں کیونکہ وہ مردود ہیں اُن کی دعائیں ہرگز قبول نہیں ہوں گی وہ اندھے ہیں نہ سوجاکھے وہ مردے ہیں نہ زندے خدا کے سامنے اپنا تراشیدہ قانون پیش کرتے ہیں اور اُس کی بے انتہا قدرتوں کی حد بست ٹھہراتے ہیں اور اُس کو کمزور سمجھتے ہیں سو ان سے ایسا ہی معاملہ کیا جائے گا جیسا کہ ان کی حالت ہے لیکن جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں اور ہماری گواہی رویت سے ہے نہ بطور قصّہ کے۔ اُس شخص کی دعا کیونکر منظور ہو اور خود کیونکر اس کو بڑی مشکلات کے وقت جو اُس کے نزدیک قانون قدرت کے مخالف ہیں دعا کرنے کا حوصلہ پڑے جو خدا کو ہر ایک چیز پر قادر نہیں سمجھتا۔‘‘

(کشتی نوحؑ ،روحانی خزائن جلد 19 ص 19)

****

فرمان خلیفہ وقت

استقامت دکھانے والوں کے لئے انعامات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’آپ (حضرت مسیح موعودؑ) فرماتے ہیں ایک اور آیت قرآن شریف میں ہے اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ... (حٰم السجدہ: 31)۔ فرماتے ہیں کہ اس سے بھی مراد متقی ہیں۔ (یعنی وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدے پر قائم ہوگئے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ وہی ہماری سب ضرورتوں کو پوری کرنے والا ہے۔ وہی پالنے والا ہے۔ ان پر فرشتے یہ کہتے ہوئے اتریں گے کہ ڈرو نہ اور تمہارے جو کوئی پچھلے فعل ہیں، عمل ہیں ان پر بھی خوف نہ کھاؤ کیونکہ اب تم نے تقویٰ اختیار کر لیا) آپ فرماتے ہیں کہ اس سے بھی مراد متقی ہیں۔ثُمَّ اسْتَقَامُوْا۔ یعنی ان پر زلزلے آئے، ابتلاء آئے، آندھیاں چلیں مگر ایک عہد جو اس سے کر چکے اس سے نہ پھرے۔ (خدا تعالیٰ سے ثابت قدمی کا عہد کر لیا۔ یہ نہیں کہ سال کے سال رمضان آئے گا تو پھر اس پر عمل ہو گا اور تقویٰ اختیار ہو گا اور ایک مہینہ میں جنت کے دروازے کھل جائیں گے۔ استقامت شرط ہے) آپ فرماتے ہیں پھر آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب انہوں نے ایسا کیا اور صدق اور وفا دکھلائی تو اس کا اجر یہ ملا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ یعنی ان پر فرشتے اُترے اور کہا کہ خوف اور حُزن مت کرو۔ (غم مت کر) تمہارا خدا متولّی ہے۔وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ (حٰم السجدہ:31) اور بشارت دی کہ تم خوش ہو اس جنت سے۔ فرماتے ہیں کہ اس جنت سے یہاں مراد دنیا کی جنت ہے۔ (اگلے جہان کی جنت نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ تقویٰ پر چلنے والوں کو اس جنت کی بشارت دے رہا ہے۔) جیسے قرآن مجید میں ہے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ (الرحمٰن:47)۔ پھر فرماتے ہیں پھر آگے ہے نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ (حٰم السجدہ:32)دنیا اور آخرت میں ہم تمہارے ولی اور متکفل ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ مستقل مزاجی سے نیکیوں پر قائم ہونے والوں کے گناہ معاف کرتا ہے۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ انہیں دنیا کی نعمتوں سے بھی نوازتا ہے اور آخرت میں بھی ولی اور متکفل ہوتا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 2جون 2017ء)

اداریہ

روزنامہ الفضل کی پیشانی پر چسپاں آیت قرآنی کا تعارف
فضل خداوندی کو دنیا میں پھیلانے کا ایک سہرہ الفضل کے سر ہے

الفضل کا آغاز مورخہ 18 جون 1913ء کو قادیان سے صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانیؓ) کی مبارک ادارت میں ہوا۔ آغاز میں یہ پرچہ ہفتہ وار تھا اور ہر بُدھ کو منظر عام پر آتا تھا۔ پہلا شمارہ 12 رجب المرجب 1331ھ کو شائع ہوا۔ جس کی پیشانی پر سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 74 کا یہ حصہ درج ہے:

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

اس میں سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے مخاطب ہوکر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے محمد ﷺ! تو کہہ دے کہ یقیناً فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ اِسے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اللہ بہت وسعت بخشنے والا دائمی علم رکھنے والا ہے۔ اسی مفہوم کی ایک آیت سورۃ الحدید کی آیت 30 بھی ہے۔ اور عجیب اتفاق وارد ہوا ہے کہ ہر دو جگہ اہل کتاب کاذکر ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ مخاطب ہیں۔ اور دونوں جگہوں پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کا ذکر فرمایا ہے ایک جگہ فضل سے پہلے اور ایک جگہ فضل کے بعد جیسا کہ سورۃ آل عمران آیت 75 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

کہ وہ اپنی رحمت کے لئے جس کو چاہے خاص کرلیتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

اور سب سے بڑی بات اور سب سے بڑا سبق جو ان دونوں جگہوں پر مومنوں کو دیا گیا ہے وہ ایک مشترکہ حصہ میں ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ اپنے متعلق فرماتا ہے: ’’وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ‘‘ کہ اللہ ہی بہت بڑے فضل والا ہے۔

سورۃ آل عمران کی آیت 74 آغاز سے ہی ’’الفضل‘‘ کی پیشانی پر نمایاں طور پر نظر آتی رہی ہے۔ گو اس آیت میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ مخاطب ہیں کہ آپ ﷺ کو نبوت، رسالت، کتاب اور کئی اہم صورتوں اور برکتوں میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے حصہ ملا اور مخلوق خداوندی میں سے سب سے زیادہ ملا۔ لیکن اس فضل خداوندی سے تو آپ ﷺ کی امت بھی آپ ﷺ کے توسط سے فیضیاب ہوئی، ہو رہی ہے اورتا قیامت اس سے فیض پاتی رہے گی۔

اس فیض میں سے ایک اہم فیض روزنامہ ’’الفضل‘‘ کی صورت میں ہے۔ جو 1913ء سے جاری ہے۔ اور الفضل کی اسکیم اور پراسپیکٹس میں سب سے اہم جزو یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو ساری دنیا میں پھیلانا ہے۔ اس فضل کو بھی جو رسالت مآب سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی صورت میں ہمارے لئے جاری ہوا۔ آپ ﷺ کے توسط سے قرآن کریم کی صورت میں تا قیامت جاری و ساری ہوا۔ پھر آپ ﷺ کی سنت، عملی زندگی اور احادیث کی صورت میں ہمارے اندر موجود ہو اور ہم فیض یاب ہو رہے ہیں۔ ان امور کو تمام دنیا میں پھیلے احمدیوں تک پہنچانے کا اہم فریضہ روزنامہ ’’الفضل ‘‘ادا کرتا رہا ہے۔ اور آئندہ بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور سر پرستی میں باحسن طریق ادا کرتا رہے گا۔ ان شاءاللہ۔ اسی لئے شروع سے ہی قرآنی آیت ، حدیث، ارشاد حضرت مسیح موعودؑ اور وقت کی آواز یعنی حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد اسی مناسبت سے دیا جاتا رہا ہے۔

میں پورے وثوق اور یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس آیت میں جس فضل خداوندی کا ذکر ہے جو سیدنا حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کو دیا گیا ہے۔ اس کی ایک شاخ اور اس کا ایک حصہ ’’الفضل‘‘ کی صورت میں دنیا میں ظاہر ہوتا رہا ہے جو صرف اور صرف توحید خداوندی اور رسالت مآب کی نبوت کا پرچار کرتا آیا ہے نیز خلافت احمدیہ کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلا کر اسلام کے مثبت پہلوؤں کو اجاگر کرتا چلا آیا ہے۔ اس لئے اس ’’فضل خداوندی‘‘ کا حصہ بننے کے لئے ہم تمام پر لازم ہے کہ اس آسمانی مائدہ سے خود بھی مستفیض ہوں۔ اپنی اولادوں اور نسلوں کے افادہ کے لئے انتظام فرماویں نیز اپنی عزیز و اقارب ، رشتہ داروں اور دوست احباب تک اس فضل کو تقسیم کریں تا ساری دنیا فضل خداوندی سے معمور ہوجائے۔ اور اس میں بیان اسلامی و دینی و جماعتی تعلیمات پر عمل کرکے ہم ’’مقام محمود‘‘ تک رسائی حاصل کرنے والے ہوں۔ جس کی نوید سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ نے نیک اعمال بجالانے، اس کی عبادت کرنے، نوافل پڑھنے، کتاب الٰہی پڑھنے اور ان پر عمل کرنے کے بعد عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا کے الفاظ میں سنائی ہے۔ اور یہی وہ نوید ہے جس کی نشان دہی 18 جون 1913ء کے پہلے شمارہ میں سورۃ آل عمران آیت 74 لکھ کر کی گئی ہے یعنی عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا (بنی اسرائیل: 80)

قارئین کرام! اس آن لائن پرچہ کی پیشانی ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے منظور شدہ ہے۔ خاکسار نے 12۔اگست 2019ء کی دفتری ملاقات میں پیشانی کے کچھ ڈیزائن پیش کئے تھے۔ پیارے حضور نے اس کو مجھے دیتے ہوئے فرمایا تھا۔ ’’اسے رکھ لیں‘‘ اللہ تعالیٰ اس پیشانی کو الفضل کے لئے مبارک کرے اور اس پیشانی کے ساتھ اخبار روزنامہ الفضل لندن بہتوں کی رہنمائی کا موجب ہو اور فضل الٰہی کا باعث ہو۔ آمین

دربار خلافت

جلسہ سالانہ کوریا 2019ء کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

جلسے کا بنیادی مقصد قُرب الٰہی کا حصول ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ اپنے پیغام میں فرماتے ہیں۔

مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ اپنا جلسہ سالانہ 12 اور 13 ستمبر 2019ء کو منعقد کررہے ہیں۔ میری دعاہے کہ اللہ آپ کے جلسہ کو ہرلحاظ سے کامیاب بنائے اور تمام شاملین کو اس منفرد اور مقدس تقریب میں شریک ہونے کی روحانی برکتوں سے نوازے۔ آمین

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق جلسہ سالانہ کو جاری فرمایا جس کا مقصد احبابِ جماعت کی تعلیم وتربیت تھا۔ سب سے پہلا جلسہ قادیان میں 1891ء میں منعقد ہوا تھا جس میں صرف 75 لوگ شریک ہو سکے۔ لیکن سالہاسال سے ہم اس بات کے عینی شاہد ہیں کہ جماعت احمدیہ دور دراز کے علاقوں میں پھیل چکی ہے اور یہ جلسے پوری دنیا میں منعقد ہورہے ہیں۔ بشمول ساؤتھ کوریا جو کہ زمین کے کناروں میں سے ہے اور دنیا بھر سے ہزاروں لوگ اس میں شرکت کی سعادت پاتے ہیں۔ یہ محض خداتعالیٰ کے فضل سے ہے اور ہمیں دردِ دل اورانتہائی عاجزی کے ساتھ اس کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ یاد رکھیں کہ اس اجتماع کا بنیادی مقصد قرب الٰہی کا حصول، دینی علم ومعرفت میں ترقی، اپنے آپ میں نیک تبدیلی پیدا کرنا اوران تبدیلیوں کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا، اس دنیائے فانی کی لغو خواہشات سے اپنے آپ کو بچانا، لوگوں سے محبت، ہمدردی اور بھائی چارہ کے تعلق کو بڑھانا اوران تمام نیک مقاصد کے حصول کے لئے اپنی تمام ترصلاحیتوں کو بروئے کار لانا اوراسلام کا پیغام پھیلانے کا عہد کرنا ہے۔

اس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

میری تمام جماعت جو اس جگہ حاضر ہیں یا اپنے مقامات میں بودوباش رکھتے ہیں اس وصیت کو توجّہ سے سنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہوکر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تاوہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنجوقتہ نماز باجماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذانہ دیں، وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جاحرکات سے مجتنب رہیں اور خداتعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیران کے وجود میں نہ رہے۔

(Essence of Islam, Vol,IV, Page 349.)

میں آپ کو خلافت احمدیہ سے جڑے رہنے اور ہمیشہ وفا کا تعلق قائم رکھنے کی تلقین کرتا ہوں۔ میرے خطبات جمعہ کو باقاعدگی سے سنیں اور میری ہدایات اور نصائح پر عمل کریں۔

آج احیاءِ اسلام اور عالمی امن کا قیام نظامِ خلافت سے جڑے رہنے میں ہے اس لئے اس بابرکت نظام کو تھامیں رکھیں اوراس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ اور آپ کی آئندہ نسلیں خلافت احمدیہ کی بابرکت ہدایات کی روشنی اور سائے تلے پروان چڑھیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ سالانہ کو ہرلحاظ سے کامیاب کرے اور آپ کو تقویٰ اور روحانی ترقی عطافرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی زندگیوں میں نیکی، تقویٰ اور خدمتِ انسانیت کے میدان میں ایک عظیم انقلاب برپا کرنے کی توفیق عطافرمائے۔‘‘

آخر پر دعا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے والوں کے لئے جو دعائیں کی ہیں، اللہ تعالیٰ تمام شاملین جلسہ کو ان دعاؤں کا حقدار بنائے۔ جماعت احمدیہ کوریا کے اس جلسہ کو مبارک کرے اور کوریا میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی ترقیات کے دروازے کھولتا چلا جائے۔ آمین یارب العالمین

وہ خدا کا ہی نوشتہ تو لکھا کرتا ہے

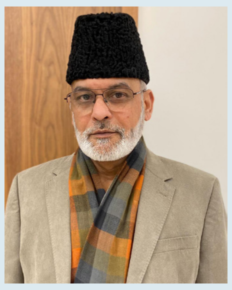

وہ خدا کا ہی نوشتہ تو لکھا کرتا ہے
ہو کے رہتا ہے وہی جو وہ کہا کرتا ہے

بیٹھ جائیں جو ترے در پہ بھکاری بن کر
کاسۂ خیر انہی کا ہی بھرا کرتا ہے

نیک فطرت جو رہیں صحبت یار میں آ کر
ہم نشینی سے عجب رنگ چڑھا کرتا ہے

اس سے بڑھ کر بھی غنی اور کوئی کیا ہو گا
اپنی اوقات میں جو شخص رہا کرتا ہے

سانس پھر لیتے ہیں محفوظ فضا میں سب لوگ
شہر میں وقت کا حاکم جو پھرا کرتا ہے

ساحلوں پر تو فقط ریت یا پتھر ہوں گے
گوہرِ خاص تو ساگر میں پلا کرتا ہے

گونجتی ہے یہ صدا وقت کے ایوانوں میں
اس کا ہوتا ہے بھلا جو بھی بھلا کرتا ہے

چاہے جتنی بھی بلندی پہ چلا جائے عروج
اک نہ اک تو زوالوں میں ڈھلا کرتا ہے

مار دیتا ہے ہر اک جوہرِ روحانی کو
اژدھا جب بھی تکبر کا ڈسا کرتا ہے

عشق اور دشت نوردی تو ہیں لازم ملزوم
اس میں رکھے نہ قدم وہ جو ڈرا کرتا ہے

وقت کی قدر نہیں کرتا جو غافل بندہ
حسرت و یاس کی تصویر بنا کرتا ہے

قول دے کر جو مکر جائے اُسے کیا کہیے
یہ تو مومن کا ہے اسلوب وفا کرتا ہے

بادشاہ ہو کے بھی سنتا ہے گنہگاروں کی
اس کے دربار میں مضطر جو صدا کرتا ہے

ہجر میں آنکھ جو بھیگی تو یہ احساس ہوا
دل کے آنگن میں ہی ہر اشک گرا کرتا ہے

پاک مٹی میں تعصب کے لگیں جب پودے
پھل ہی نفرت کا درختوں کو لگا کرتا ہے

خونِ ناحق سے تعصب کا چمن سینچیں تو
باغ جل جاتا ہے سب راکھ ہوا کرتا ہے

ظلم کے تخت کو تختے میں بدل دیتا ہے
ایک طوفان جو مژگاں سے اٹھا کرتا ہے

اس کو بن مانگے ملیں تاج و سریر و مسند
سر جو تعظیم و محبت میں جھکا کرتا ہے

مہرِ نصرت کی کرے ثبت وہ اپنی جس پر
وہ مظفر وہی منصور ہوا کرتا ہے

یا الٰہی ہو مرا نام وفا داروں میں
سر بسجدہ یہ ظفرؔ تجھ سے دعا کرتا ہے

مبارک احمد ظفرؔ

فقہ کیا کہتا ہے

باجماعت نماز کے دوران مقتدی کہاں کھڑا ہو؟

اگر امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے والا صرف ایک شخص ہو تو وہ امام کے دائیں جانب کھڑا ہوگا۔حدیث میں آتا ہے۔

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہؓ کے ہاں رات گزاری ۔رات کے وقت نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے ،آپ ﷺ نے مشکیزہ کھولا اور وضو کیا پھر مشکیزہ بند کر دیا،پھر نماز کے لیے کھڑے ہوگئے ۔پس میں بھی بیدار ہوا اور وضو کیا جیسا کہ آپ ﷺ نے وضو کیا تھا پھر میں آپ ﷺ کے بائیں طرف جاکر کھڑا ہوگیا ۔پس آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے پیچھے کی طرف سے مجھے گھما کر اپنی دائیں طرف کھڑا کیا پس میں نے آپ کی اقتدا میں نماز ادا کی۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب الرجلین یؤم احدھما صاحبہٗ کیف یقومان)

اگر امام ایک مقتدی کے ساتھ نماز باجماعت شروع کروائے اور بعد میں ایک اور مقتدی شامل ہو جائے تو پھر دونوں مقتدی امام کے پیچھے صف بنالیں گے۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوگئے اور میرے اوپر ایک چادر تھی جو کہ چھوٹی تھی ۔میں نے اس کے دونوں کناروں کو پلٹا کر اسے اپنی گردن پر باندھا ۔پھر میں آکر رسول اللہ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہوگیا تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اور گھما کر مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا پھر جبار بن صخرؓ آئے ۔انہوں نے وضو کیا پھر آکر رسول اللہ ﷺ کے بائیں طرف کھڑے ہوگئے تو رسول اللہ ﷺ نے ہم دونوں کے ہاتھوں کو پکڑ کر ہمیں ہٹا کر اپنے پیچھے کھڑ اکر دیا۔

(صحیح مسلم کتاب الزھد و الرقائق)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مقتدی ایک ہو تو وہ امام کے دائیں طرف کھڑا ہوجائے اور اگر ایک سے زیادہ مقتدی ہوں تو پھر سب امام کے پیچھے کھڑے ہوں۔

اگر مقتدیوں میں مردوں کے ساتھ عورتیں بھی شامل ہوں تو ان کی علیحدہ صف ہونی چاہیے جیسا کہ ایک روایت میں آتا ہے:حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ میں نے اور میرے بھائی یتیم نے اپنے مکان میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور میری والدہ ام سلیمؓ ہمارے پیچھے تھیں۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب المرأۃ وحدھا تکون صفا)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے اور ان کی والدہ یا ان کی خالہ کے ہمراہ نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے مجھے اپنی دائیں طرف اور عورت کو یعنی میری والدہ کو ہمارے پیچھے کھڑا کیا۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ)

انصر رضا ۔کینیڈا

علم کی اہمیت ، افادیت ، معانی اور اقسام

قسط 2

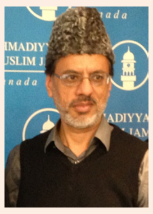

قرآن کریم ، احادیث نبویہؐ، حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء سلسلہ کے ارشادات

احادیث میں علم کی اہمیت وفضیلت

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا (يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ) یعنی جو تم میں سے مومن ہیں اور جن کو علم دیا گیا ہے انہیں اللہ درجوں میں بلند کرتا رہتا ہے اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اُس سے خوب آگاہ ہے۔نیز اللہ عزوجل کا یہ فرمانا۔رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ اے میرے ربّ! مجھے علم میں بڑھا۔

(بخاری کتاب العلم باب علم کی فضیلت)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ باب باندھنے میں جو آیت انتخاب کرتے ہیں وہ ان کا مقصد ادا کرنے کے لئے اپنے اندر پورا ذخیرہ رکھتی ہے۔آپؒ نے فضیلت علم کا باب قائم کرتے ہوئے دو آیتیں چنیں ہیں۔ایک یہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰكُمْ صَدَقَةً ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۔ (المجادلۃ: 13-12) ان آیات میں دو قسم کے آدمیوں کے درجات بڑھائے جانے کا ذکر ہے ایک اہل ایمان اور دوسرے اہل علم ۔ اسی ترتیب سے امام موصوفؒ نے ایمان وعلم کے متعلق یکے بعد دیگرے احادیث بیان کی ہیں اور دونوں کو ترقی درجات کا سبب قرار دیا ہے۔ ایمان بھی انسان کو اعلیٰ سے اعلیٰ ترقیات کا وارث بناتا ہے اور علم بھی ۔ایمان علم کو اور علم ایمان کو بڑھاتا چلاجاتا ہے۔ایمان اپنے اندر اسی طرح نورِ علم رکھتا ہے جیسے کفر جہالت کی ظلمت کو۔ غرض ان دونوں کا تعلق آپس میں نہایت گہرا ہے۔(تفصیل کے لئے دیکھئے حاشیہ آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد5 صفحہ226تا273)

چونکہ احادیث کا مطالعہ اور ان کا تذکرہ بھی ایک قسم کی مناجاتِ رسول یعنی اس سے رازونیاز کی باتیں کرنا ہے۔ اس لئے قَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰكُمْ صَدَقَةً (المجادلۃ: 13) کے ماتحت امام موصوف نے وہ آداب ذکر کئے ہیں جو اسلامی تعلیم کی رو سے تحصیل علم کے لئے از بس ضروری ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں ہر نیک وخالص عمل صدقہ کہلاتا ہے۔دوسری آیت رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (طٰہٰ: 115) ہے۔ یہ آیت علم حاصل کرنے کے لئے اس طبعی خواہش اور استعداد کی طرف اشارہ کرتی ہے جو نہایت وسیع پیمانہ پر انسان کی فطرت میں بطور ودیعت کے رکھی گئی ہے۔ علم کی فضیلت اس سے عیاں ہے کہ وہ بے پایاں وبے کنار سمندر ہے جس میں انسان جتنا بھی آگے تیرتا چلا جائے اس کی فطرت یہی کہتی چلی جائے گی۔رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ پہلا ادب اسلام نے علم کے متعلق یہ سکھلایا ہے کہ انسان جناب الٰہی میں ہمیشہ یہ دعا کرتا رہے کہ وہ اپنی شانِ ربوبیت کے طفیل اس کا علم ہمیشہ بڑھاتا رہے۔

کہنے اور کرنے سے پہلے جاننا ضروری ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔(فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) پس یہ جان لو کہ اللہ کے سوائے اور کوئی معبود نہیں۔ پس علم سے ابتدا کی ۔نیز یہ کہ علماء ہی انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء نے علم کا ورثہ چھوڑا جس نے اس کو حاصل کیا اس نے بڑھ چڑھ کر بھلائی حاصل کی اور جو کسی ایسے راستے پر چلتا ہے کہ جس کے ذریعہ سے وہ علم کو تلاش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کی راہ آسان کردیتا ہے۔ اور اللہ جل شانہٗ نے فرمایا۔ درحقیقت اللہ سے اس کے بندوں میں سے وہی خشیت کرتے ہیں جو اس کی معرفت رکھنے والے ہیں اور فرمایا۔ (وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ) یعنی ان باتوں کو تو صرف علماء ہی سمجھتے ہیں اور یہ آیت (وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ) یعنی انہوں نے کہا: اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو ہم دوزخیوں میں سے نہ ہوتے اور فرمایا۔ (هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ) یعنی کیا وہ جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے، برابر ہیں اور نبی ﷺ نے فرمایا۔ جس کی بہتری کا اللہ ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ دے دیتا ہے اور علم تو سیکھنے سے ہی حاصل ہوتا ہے اورحضرت ابوذرؓ نے کہا۔اگر تم تلوار اس پر رکھ دو اور انہوں نے اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا پھر میں سمجھوں کہ میں کوئی بات جو نبی ﷺ سے سنی تھی پہنچا سکتا ہوں پیشتر اس کے کہ تم مجھ پر تلوار چلادو تو میں ضرور ہی اسے پہنچا دوں گا۔اور نبی ﷺ کا یہ فرمانا۔ جو حاضر ہو وہ غیر حاضر کو (میری نصیحت) پہنچادے اور حضرت ابن عباسؓ نے کہا۔ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ کے معنی یہ ہیں کہ تم حلیم اور فقیہہ اور عالم بنو۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ربانی وہ ہے جو بڑے علم سکھانے سے پہلے چھوٹے علم سکھا کر لوگوں کی تربیت کرے۔

عنوان باب میں اَنَّ الْعُلَمَآءَ هُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ وغیرہ جن احادیث کا حوالہ دیا گیا ہے، اگر چہ وہ امام بخاریؒ کی شرط کے مطابق نہیں۔ مگر ابوداؤد، ترمذی اور حاکم وغیرہ نے انہیں صحیح قرار دیا ہے۔ (فتح الباری جزء اول صفحہ 211) اور قرآن مجید سے بھی ان احادیث کے مضمون کی تصدیق ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا .... وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرٰتِ۔ (فاطر: 33) ترجمہ: یعنی پھر ہم نے اپنے بندوں میں سے جنہیں چُن لیا ، اُنہیں کتاب کا وارث بنا دیا۔۔۔۔اور اُن میں ایسے بھی ہیں جو نیکیوں میں اللہ کے حکم سے آگے بڑھ جانے والے ہیں۔ یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ عنوان باب میں ان کو لے لیا گیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ایک جامع باب باندھا ہے جس میں اصولی طور پر6 امور کی طرف توجہ دلائی ہے۔

پہلا امر یہ کہ کہنے اور کرنے سے پہلے جاننا ضروری ہےفَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰكُمْ (محمد:20) پس جان لے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنی لغزش کی بخشش طلب کر، نیز مومنوں اور مومنات کے لیے بھی۔ اور اللہ تمہارے سفری ٹھکانوں کو بھی خوب جانتا ہے اور مستقل ٹھکانوں کو بھی۔

دوسرا امر یہ کہ انسان کی روحانی اصلاح و ترقی میں جس علم کی ضرورت ہے وہ وہ علم ہے جو انبیاء کو حاصل ہوتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات کے متعلق کامل عرفان ۔جس علم کے وارث علماء قرار دیئے گئے ہیں،وہ یہی علم ہے ۔ قرآن مجید اسی وراثت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا۔ (فاطر: 33)پھر ہم نے اپنے بندوں میں سے جنہیں چُن لیا، اُنہیں کتاب کا وارث بنا دیا۔

تیسرا امر وہ عظیم الشان مسئلہ ہے جس کے متعلق بےوقوفوں نے خواہ مخواہ اپنی کوتاہ فہمی اور کم ہمتی سے اختلاف پیدا کرکے بہت سے لوگوں کو عرفانِ الٰہی کے آب حیات سے روک رکھا ہے ۔یعنی وہ عرفانِ نبوت جو تجلیاتِ وحی سے حاصل ہوتا ہے۔امام بخاریؒ نے اس مسئلہ کا نہایت معقول حل خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ سے کردیا ہے: مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّطْلُبُ بِهٖ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ۔ جنت سے مراد وہ جنت ِ رضوان ہے جو عارف باللہ کو اس دنیا میں دمِ نقد حاصل ہوتی ہے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی،روحانی خزائن جلد 10صفحہ 378)

چوتھا امر یہ کہ علماء سے مراد وہ لوگ نہیں جو خشیت اللہ سے خالی اور عقل کے کورے ہیں۔بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جو مذکورہ بالا دو آیتوں کے مصداق ہیں۔خشیت کے معنی سہم جانا۔ یعنی وہ اللہ کی عظمت وکبریائی اور جلالی تصرفات کے متعلق اس قدر کامل عرفان رکھتے ہیں کہ وہ اپنے اندر دائمی خشیت کی حالت کو محسوس کرتے ہیں۔وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (العنکبوت:45-44) اور یہ تمثیلات ہیں جو ہم لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں۔لیکن علم والوں کے سوا اِن کوکوئی نہیں سمجھتا۔ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے۔یقیناً اس میں مومنوں کے لیے ایک بہت بڑا نشان ہے۔نیز ان علماء سے وہ عالم مراد ہیں جو عقلمند ہیں اور عالمِ مثال سے حقائق کی تہ تک پہنچتے ہیں اور ایمان کی نعمت حاصل کرتے ہیں۔یہ سارا عالم ان کے لئے ایک آیۃ اللہ ہوتا ہے۔

پانچواں امر علم کی نشرواشاعت ہے، خواہ وہ کتنی چھوٹی سے چھوٹی بات پر مشتمل ہو۔ اس کے متعلق آنحضرت ﷺ کا ارشاد پہلے گزر چکا ہے۔یہاں صحابی حضرت ابوذرؓ کا قول نقل کیا گیا ہے۔

چھٹا امر یہ کہ عالم کی تعریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں کی گئی ہے یعنی وہ ربانی ہوتا ہے ۔اصمعی نے اس سے وہ اہل اللہ مراد لئے ہیں جو عالم باعمل ہوں اور لوگوں کی تربیت میں اللہ تعالیٰ ان کا قبلہ مقصود ہو ۔ابن عربی نے بھی یہی معنے کئے ہیں۔ (فتح الباری جزء اول صفحہ 213) غرض اس باب میں علم کی بھی تخصیص کردی اور عالم کی بھی اور صحابہ کرامؓ کے نیک نمونہ کی مثال بھی پیش کردی کہ وہ کلمہ حق کے پہنچانے میں کسی سے نہ ڈرتے تھے۔

اللہ جس کی بہتری چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ دیتا ہے

حُمید بن عبدا لرحمٰن نے کہا۔ میں نے حضرت معاویہؓ کو تقریر کرتے سناکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے کہ اللہ جس شخص کی بہتری چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ دے دیتا ہے اور میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ ہی دیتا ہے اور ہمیشہ یہ امت اللہ کے حکم پر قائم رہے گی۔اس کے مخالف اس کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر آجائے۔

اس میں تعلیم کی اصل غرض و غایت کی طرف اشارہ کیا کہ ایسی سمجھ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے جو انسان کے لئے ہر بھلائی کا موجب بنے اور وہ اس وقت پیدا ہوسکتی ہے جب اللہ تعالیٰ سے نورِ عرفان حاصل ہو۔ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰهُ يُعْطِيْ سے یہی مراد ہے۔ لَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْاُمَّةُ اس سے یہ مراد ہے کہ ہمیشہ اس امت میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو اللہ تعالیٰ خود سکھائے گا اور وہ امت کے لئے رہنما ہوں گے۔ کوئی زمانہ ایسے ربانی فقیہوں سے خالی نہ ہوگا جو اللہ تعالیٰ سے نور پاکر اُمت کے اندر تجدید کرنے والے اور اس کو مخالفین کے بد اثرسے نجات دینے والے نہ ہوں گے۔جیسا کہ آیت لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ (النور:56) میں اس کا صریح وعدہ ہے۔

(تفصیل کے لئے دیکھئے تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 123)

مسلمانوں پر علم کا حصول فرض ہے

حضرت انسؓ بن مالک روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور نااہلوں و ناقدروں کو علم سکھانے والا سور کے گلے میں جواہر، موتی اور سونے کا ہار پہنانے والے کی طرح ہے۔

(ابن ماجہ۔ کتاب السنّۃ باب فضل العلماء و الحثّ علیٰ طلب العلم)

نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ مسجد میں تشریف لائے تو دو گروہوں کو دیکھا جن میں سے ایک قرآن پڑھ رہا تھا اور دعائیں مانگ رہا تھا جبکہ دوسرا گروہ علم سیکھنے اور سکھانے میں مصروف تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔"یہ سب نیکی پر ہیں۔ یہ قرآن پڑھ رہے ہیں اور اللہ سے دعائیں کررہے ہیں۔ پس وہ چاہے تو انہیں عطا کردے اور اگر چاہے تو روک دے۔ اور یہ علم سیکھ رہے ہیں اور سکھا رہے ہیں اور یقیناً مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے" پھر آپ ﷺ مؤخرالذکر گروہ، جو علم سیکھنے سکھانے میں مصروف تھا، کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔"

(ابن ماجہ۔ کتاب السنّۃ. باب فضل العلماء و الحثّ علیٰ طلب العلم)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں سو رہا تھا (اسی حالت میں) مجھے دودھ کا ایک پیالہ دیا گیا۔ میں نے (خوب اچھی طرح) پی لیا۔ حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ تازگی میرے ناخنوں سے نکل رہی ہے۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا (دودھ) عمر بن الخطاب کو دے دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم۔ (بخاری کتاب العلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:’’جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، تو اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔‘‘
(ترمذی کتاب العلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ’’جو علم حاصل کرنے کے ارادہ سے کہیں جائے، تو اللہ اس کے لیے جنت کے راستے کو آسان (و ہموار) کر دیتا ہے۔ (ترمذی کتاب العلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے نکلے تو وہ لوٹنے تک اللہ کی راہ میں(شمار) ہو گا۔
(ترمذی کتاب العلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔’’جس سے علم دین کی کوئی ایسی بات پوچھی جائے جسے وہ جانتا ہے، پھر وہ اسے چھپائے تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔‘‘
(ترمذی کتاب العلم)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اللہ اس شخص کو تروتازہ (اورخوش)رکھے جس نے مجھ سے کوئی بات سنی پھر اس نے اسے جیسا کچھ مجھ سے سنا تھا ہوبہو دوسروں تک پہنچا دیا کیونکہ بہت سے لوگ جنہیں بات(حدیث)پہنچائی جائے پہنچانے والے سے کہیں زیادہ بات کو توجہ سے سننے اور محفوظ رکھنے والے ہوتے ہیں۔

ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے کہاکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔’’جو شخص علم دین کی تلاش میں کسی راستہ پر چلے، تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اسے جنت کے راستہ پر لگا دیتا ہے۔ بیشک فرشتے طالب(علم)کی خوشی کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور عالم کے لیے آسمان و زمین کی ساری مخلوقات مغفرت طلب کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ پانی کے اندر کی مچھلیاں بھی۔ اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے چاند کی فضیلت سارے ستاروں پر۔بیشک علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء نے کسی کو دینار و درہم کا وارث نہیں بنایا۔بلکہ انہوں نے علم کا وارث بنایا ہے۔ اس لیے جس نے اس علم کو حاصل کر لیا اس نے(علم نبوی اور وراثت نبوی سے)پورا پورا حصہ لیا۔‘‘ (ترمذی کتاب العلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ’’حکمت کی بات مومن کی گمشدہ چیز ہے جہاں کہیں بھی اسے پائے وہ اسے حاصل کر لینے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔‘‘ (ترمذی کتاب العلم)

علم نافع کی دعا

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ يُسَلِّمُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَ رِزْقًا طَيِّبًا وَ عَمَلًا مُتَقَبَّلًا۔ حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ میں تجھ سے نفع بخش علم، طیّب رزق اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔

(سنن ابن ماجہ۔ کتاب اِقامۃ الصلاۃ و السنۃ فیھا۔ باب ما یقال بعد التسلیم۔ مسنداحمد مسند النساء حدیث ام سلمہ زوجِ النبی ﷺ)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَلُوا اللهَ عِلْمًا نَافِعًا وَ تَعَوَّذُوْا بِاللهِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ سے نفع بخش علم کا سوال کرو اور اللہ کی پناہ مانگو اس علم سے جو نفع نہ دے۔

(سنن ابن ماجہ۔ کتاب الدعا۔ باب ما تعوذ منہ رسول اللہ ﷺ)

چائے بہت سی موذی بیماریوں سے بچاتی ہے

ہم سب کو معلوم ہے کہ چائے کے کیا فوائد ہوتے ہیں۔دماغ کو چست اور ہوشیار رکھنے اور نیند سے چھٹکارہ پانے کے لئے ہم اکثر چائے کی پیالی پینا پسند کرتے ہیں۔پھیکی چائے پینا تو اور بھی مفید ہے کیونکہ یہ اینٹی آکسیڈینٹس سے بھر پور ہوتی ہے ۔جو آپ کو کرانک یعنی مزمن بیماریوں سے بچاتی ہے اور آپ کے جسمانی خلیات کی مرمت کرتی ہے ۔

چائے ایک پودے کمیلیا سائنس سے حاصل ہوتی ہے جن میں کیٹے چن (catechins)نامی انٹی آکسیڈینٹس بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح چائے میں کیٹے چن کا ہی ایک ذیلی کیمیکل ایپی گیلو کیٹی چن گیلیٹ (ای جی سی جی) بھی بکثرت ہوتا ہے۔آرتھوپیڈک سرجن ڈاکٹر انتھونی کوری ایم ڈی کا کہنا ہے کہ یہ کیمیکل ہمارے جسم سے فری ریڈیکل کو ختم کرتا ہےاورسوجن کو گھٹاتا ہے۔

چائے میں پائے جانے والے اینٹی آکسیڈینٹس اور کمپاؤنڈز سے بعض اقسام کے کینسر ہونے کا خطرہ کم ہوجاتا ہے۔ میسا چسٹس جنرل ہسپتال میں ڈائریکٹر آف نیوٹریشنل اینڈ لائف سٹائل سائیکیٹری اور ہارورڈ میڈیکل سکول کی فیکلٹی میں شامل اومانائیڈ و ایم ڈی کہتی ہیں کہ چائے کے جلد، پروسٹیٹ، پھیپھڑوں

اور بریسٹ کینسر کے حوالہ سے مفید اثرات ہوتے ہیں اور کینسر کے لاحق ہونے کا خدشہ کم ہوجاتا ہے۔انہوں نے مزید بتایا کہ مختلف اقسام کی چائے مختلف اقسام کے کینسر پر اثر انداز ہوتی ہے۔

باقاعدگی سے چائے پینا جلد کے کینسر ہونے کے خطرے کو قابل ذکر حد تک کم کرتا ہے ۔دلچسپی کا امر یہ ہے کہ اس سلسلہ میں یہ بات اہمیت رکھتی ہے کہ چائے کو کیسے بنایا گیا ہے۔گرم چائے کولڈٹی کے مقابلہ میں زیادہ مفید ہوتی ہے اور اس میں بھی یہ بات اہم ہوتی ہے کہ کالی چائے کو کیسے پکایا گیا ہے ۔

روزانہ تیز چائے پینا کھانے کے بعد آپ کی بلڈ شوگر کو کنڑول کرتا ہے اور اس کے نتیجہ میں آپ کو ٹائپ ٹو ذیابیطس ہونے کا خدشہ قابل ذکر حد تک کم ہوجاتا ہے ۔ایشیا پیسفک جرنل آف کلینیکل نیوٹریشن میں شائع ہونے والی ایک سٹڈی کے مطابق جب آپ کوئی ایسی چیز کھاتے ہیں جس میں قدرتی مٹھاس ہوتی ہے تو اس کے بعد تیز چائے پینے سے خون میں شوگر کی سطح کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

سارا دن چائے پینے سے آپ کے دانت داغدار ہوسکتے ہیں تاہم اس کے باوجود چائے کا فائدہ ہے ۔جرنل آف اورل اینڈ میکسیلو فیشل پیتھالوجی میں شائع ہونے والی ایک سٹڈی کے مطابق سبز چائے میں دافع جراثیم اثرات ہوتے ہیں جو کہ آپ کے منہ میں ان بیکٹیریا کی روک تھام کرتا ہے جو کہ آپ کے دانتوں میں کیویٹی پیدا کرتے ہیں جبکہ روزانہ سبزچائے پینے سے یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ یہ کیویٹی کو شدید کم بنانے میں مددکرتے ہیں۔

چائے کی دافع سوجن خصوصیات آپ کے خون کی شریانوں کو پُرسکون اور صاف رکھتی ہیں اور اس کا فائدہ آپ کے دل کو ہوتا ہے۔ جس پر کم دباؤ پڑتا ہے۔ماہرین امراض قلب، ڈاکٹر انتھونی کوری کے مطابق چائے میں موجود کیمیکل کیٹے چن سوجن کو کم کرتا ہے اور بنیادی نوعیت کی حامل شریانوں میں پلیک یا میل جمع ہونے سے روکتا ہے۔ڈاکٹر اومانائیڈو کہتی ہیں کہ دل کی صحت کو حاصل کرنے کے لئے روزانہ کم از کم تین کپ چائے پینی چاہیئے۔

آپ کو یا آپ کے کسی پیارے کو الزائمر Alzheimer کی بیماری ہوجائے،اس کا تصور بھی خوفزدہ کرنے کے لئے کافی ہے ۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ الزائمر کی بیماری کے لئے خبردار کرنے والے ابتدائی اشارے کیا ہیں اور آپ اس بیماری کو کس طرح روک سکتے ہیں۔ ڈاکٹر اومانائیڈو کے مطابق سبز چائے میں ایسی خصوصیات ہیں جو آپ کو دباؤ سے بچاتی ہیں اور یوں آپ کو الزائمز کی بیماری سے محفوظ رکھتی ہے۔ڈاکٹر نائیڈو کے مطابق چائے میں موجود کیمیکل پولی فینول خلیوں کو نقصان سے بچاتا ہے۔

اگر آپ کی راتیں کروٹیں بدل بدل کر گذرتی ہیں اور کسی صورت نیند نہیں آتی ،تو سونے سے پہلے ایک کپ چائے پیئیں ۔ڈاکٹر اومانائیڈو کہتی ہیں کہ مشرقی ایشیائی ادویاتی چائے نیندنہ آنے کی بیماری انسونیا کودور کرتی ہے۔انٹگریٹو میڈیسن ریسرچ میں شائع ہونے والی ایک سٹڈی کے مطابق کم تر سے شدیدتر انسومنیا میں چائے نیند اور معیارِ زندگی کو بہتر بناسکتی ہے۔

چائے میں موجود کیفین آپ کی توجہ اور ہوشیار رہنے کی صلاحیت کو بہتر بناتی ہے۔ڈاکٹر نائیدو کے مطابق تھیا نائن ایک امائینو ایسڈ ہے جو صرف چائے میں پایا جاتا ہے ۔یہ دماغ کو سکون پہنچا کر توجہ مرکوز کرنے کی صلاحیت کو بڑھاتا ہے اور دماغ کو اس وقت متحرک کرتا ہے جب فوکس کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ۔اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کی توجہ مرکوزکرنے یا فوکس کرنے کی صلاحیت کمزور ہے تو کام سے پہلے ایک کپ چائے کو آزمائیں۔

اپنے کچن کی کرسی پر بیٹھے ہوئے اپنے میٹا بولیزم کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے تیار ہوجائیں ۔لیکن کیسے؟ڈاکٹر انتھونی کوری کے مطابق چائے میں موجود کیفین نہ صرف دماغ کو متحرک اور چوکنا کرتی ہے بلکہ میٹا بولزم اور چربی پگھلانے کے عمل (100کیلوریز فی دن)کوبھی تیز کرتی ہے۔تاہم دن میں چائے پیتے ہوئے اس بات کو یقینی بنائیں کہ کیفین کی مقدار زیادہ نہ ہو۔سبز چائے کے ایک کپ میں لگ بھگ چالیس ملی گرام کیفین ہوتی ہے اور ڈاکٹر کوری کا کہنا ہے کہ کیفین کے انٹیک کو 300 سے 400 ملی گرام سے زیادہ نہ ہونے دیں۔

چائے کی پتی کا انتخاب کرتے ہوئے یہ بات یقینی بنائیں کہ وہ میٹھی نہ ہو۔اگرچہ کچھ پتیاں ایسی ملتی ہیں جو فلیورڈ ہوتی ہیں اور ان کا دعویٰ ہوتا ہے کہ وہ کیلوریز کے بغیر ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں مصنوعی مٹھاس اور حفاظتی شاملات موجود ہوتے ہیں اور اس طرح دعوے کے برعکس ان میں کیلوریز بھی ہوتی ہیں ۔لہٰذا چائے وہی لیں جس میں آپ اپنے ہاتھ سے چینی ڈالیں ،بجائے یہ کہ اس میں چینی پہلے سے شامل ہو۔ڈاکٹر کوری کے مطابق چائے کی پتی جتنی زیادہ پراسس شدہ ہوگی ،اس میں موجود کیٹے چن اتنا ہی بے اثر ہوجائے گا۔ان کے مطابق سبز چائے کم سے کم پراسیس شدہ ہوتی ہے اور یوں دوسری چائے کے مقابلہ میں اس کے فوائد بھی زیادہ ہوتے ہیں۔

(بشکریہ 92میگزین 22 ستمبر 2019ء)

انجینئر محمود مجیب اصغر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذونسب بزرگ آباؤ اجداد

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

”خدا تعالیٰ کا قدیم قانون اور سنت یہی ہے کہ وہ صرف ان لوگوں کو منصب دعوت ونبوت پر مامور کرتا ہے جو اعلیٰ خاندان میں سے ہوں اور ذاتی طور پر بھی چال چلن اچھے رکھتے ہوں کیونکہ جیسا کہ خدا تعالیٰ قادر ہے حکیم بھی ہے اور اس کی حکمت اور مصلحت چاہتی ہے کہ اپنے نبیوں اور ماموروں کو ایسی اعلیٰ قوم اور خاندان اور ذاتی نیک چال چلن کے ساتھ بھیجے تا کہ کوئی دل ان کی اطاعت سے کراہت نہ کرے۔یہی وجہ ہے جو تمام نبی علیہم السلام اعلیٰ قوم اور خاندان میں سے آتے رہے ہیں۔ اِسی حکمت اور مصلحت کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باوجود کی نسبت ان دونوں خوبیوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔“

(تریاق القلوب،روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 280، 281)

حضرت مسیح موعودؑ کا شجرہ نسب اور خاندان

فرمایا:

”ہمارا شجرہ نسب اس طرح پر ہے:

میرانام غلام احمد ابن مرزا غلام مرتضیٰ صاحب ابن مرزا عطا محمد صاحب ابن مرزا گل محمد صاحب ابن مرزا فیض محمد صاحب ابن مرزا محمد اسلم صاحب ابن مرزا محمد دلاور صاحب ابن مرزا الہ دین صاحب ابن مرزا جعفر بیگ صاحب ابن مرزا محمد بیگ صاحب ابن مرزا عبد الباقی صاحب ابن مرزا محمد سلطان صاحب ابن مرزا ہادی بیگ صاحب مورث اعلیٰ۔“

(کتاب البریہ،روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 172)

مرزا ہادی بیگ مورث اعلیٰ خاندان مسیح موعودؑ حاجی برلاس کی نسل میں سے تھے اور حاجی برلاس سمر قند کے امیر تیمور کے چچا تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے مورث اعلیٰ منگول اور ترک نسل کے تھے امیر تیمور نے اپنی زندگی میں 42 ملک فتح کئے اور اس خاندان نے فارس اور وسطی ایشیاء میں اپنی حکومت قائم کی اور سمر قند کو 1370ء میں اپنا دارالحکومت بنایا۔

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا”ماوراء النہر(ترکستان) کے علاقہ سے ایک شخص مبعوث ہوگا جسے الحارث بن حراث کے لقب سے پکارا جائے گا۔“

(سنن ابی داؤد)

سمر قند (SAMARKAND)

تہذیبوں کا سنگم سمر قند ازبکستان کا دوسرا بڑا شہر اور صوبہ سمر قند کا دارالحکومت ہے۔زمانہ قدیم سے چین اور یورپ کے درمیان شاہراہ ریشم کے وسط میں واقع ہے۔

امیر تیمور (1336ء۔1405ء) نے،جیسا کہ بیان ہوا ہے اپنی زندگی میں 42 ملک فتح کئے اور فارس اور وسطی ایشیا میں اپنی حکومت قائم کی اور سمر قند کو اپنا دارالحکومت بنا لیا۔

سمر قند جس کا مطلب ہے Rock City کئی تہذیبوں کا سنگم ہے امیر تیمور آرٹ اور آرکیٹیکچر کا بہت بڑا سرپرست تھا انہوں نے سمر قند کو 15 مختلف باغات سے آراستہ کیا جس میں پانی کی نہریں اور چشمے اور گھنے درخت لگوائے شاندار عمارات بنوائیں ان کے پوتے الغ بیگ نے سمرقند میں ایک شاندار رصد گاہ Observatory بنوائی۔

سمر قند اسلامی تعلیم اور تحقیق کے مرکز کے طور پر جانا جاتا ہے آج بھی بی بی خانم مسجد اس کی اہم ترین عمارتوں میں شمار ہوتی ہے۔

امیر تیمور کے بعد جلد ہی یہ سلطنت ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی اور 1550ء میں ازبک قبائل نے وسطی ایشیا کے اکثر حصوں پر قبضہ کرلیا اب یہ محدود ہو کر ازبکستان کے ایک اہم شہر کے طور پر جانا جاتا ہے۔

ازبکستان وسط ایشیا کے مرکزی حصے پر محیط ہے جسے تاریخی طور پر ترکستان کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔

19ویں صدی کے وسط سے 20ویں صدی کے آخر تک وسط ایشیا کا اکثر علاقہ رشین ایمپائر اور پھر سویت یونین کا حصہ بن گیا۔1924ء سے 1930ء تک سمر قند ازبک(SSR) کا دارلحکومت رہا ہے۔

2001ء میں اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے یونیسکو کی جانب سے سمرقند کے تاریخی شہر کو عالمی ثقافتی ورثہ قرار دیا گیا ہے اس کو Samarkand _ Crossroad of culture یعنی”تہذیبوں کا سنگم“ کے طور پر رجسٹر کیا گیا ہے۔

آج کا سمر قند دو حصوں میں تقسیم ہو چکا ہے۔ نیا شہر اور پرانا شہر اب بھی 100 سے زیادہ قوموں کے لوگ سمر قند میں بستے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان کی سمر قند سے ہجرت اور قادیان کی بنیاد

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”ہماری قوم مغل برلاس ہے اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات جو اب تک محفوظ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں سمرقند سے آئے تھے اور ان کے ساتھ قریباً 200 آدمی ان کے توابع اور خدام اور اہل وعیال میں سے تھے اور وہ ایک معزز رئیس کی حیثیت سے اس ملک میں داخل ہوئے اور اس قصبہ کی جگہ جو اس وقت ایک جنگل پڑا ہوا تھا اور لاہور سے تخمیناً بفاصلہ 50 کوس بگوشہ شمال مشرق واقع ہے فروکش ہو گئے جس کو انہوں نے آباد کرکے اس کا نام اسلام پور رکھا جو بعدمیں اسلام پور قاضی ماجھی کے نام سے مشہور ہوا اور رفتہ رفتہ اسلام پور کا لفظ لوگوں کو بھول گیا اور قاضی ماجھی کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ یہ علاقہ جس کا طولانی حصہ قریباً ساٹھ کوس ہے ان دنوں میں سب کا سب ماجھ کہلاتا تھا غالباً اس وجہ سے اس کا نام ماجھ تھا کہ اس ملک میں بھینسیں بکثرت ہوتی تھیں اور ماجھ زبان ہندی میں بھینس کو کہتے ہیں اورچونکہ ہمارے بزرگوں کو علاوہ دیہات جاگیرداری کے اس تمام علاقہ کی حکومت بھی ملی تھی اس لئے قاضی کے نام سے مشہور ہوئے۔

مجھے کچھ معلوم نہیں کہ کیوں اور کس وجہ سے ہمارے بزرگ سمرقند سے اس ملک میں آئے مگر کاغذات سے یہ پتہ ملتا ہے کہ اس ملک میں بھی وہ معزز امراء اور خاندان والیان ملک میں سے تھے اور انہیں کسی قومی خصومت اور تفرقہ کی وجہ سے اس ملک کو چھوڑنا پڑا۔پھر اس ملک میں آکر بادشاہ وقت کی طرف سے بہت سے دیہات جاگیر ان کو ملے چنانچہ اس نواح میں ایک مستقل ریاست ان کی ہوگئی۔“

(کتاب البریہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 162تا 165 حاشیہ)

طوائف الملوکی کا زمانہ

فرمایا”سکھوں کے ابتدائی زمانہ میں میرے پردادا صاحب میرزا گل محمد ایک نامور اور مشہور رئیس اس نواح کے تھے جن کے پاس اس وقت 85 گاؤں تھے اور بہت سے گاؤں سکھوں کے متواتر حملوں کی وجہ سے ان کے قبضہ سے نکل گئے تاہم ان کی جواں مردی اور فیاضی کی یہ حالت تھی کہ اس قدر قلیل میں سے بھی کئی گاؤں انہوں نے مروت کے طور پر بعض تفرقہ زدہ مسلمان رئیسوں کو دے دیئے تھے جو اب تک ان کے پاس ہیں غرض وہ اس طوائف الملوکی کے زمانہ میں اپنے نواح میں ایک خود مختار رئیس تھے۔

دینی ذوق و شوق اور فیاضی

ہمیشہ قریب 500 آدمی کے یعنی کبھی کم اور کبھی زیادہ ان کے دسترخوان پر روٹی کھاتے تھے اور ایک سو کے قریب علماء اور صلحاء اور حافظ قرآن شریف کے ان کے پاس رہتے تھے جن کے لئے کافی وظیفے مقرر تھے اور ان کے دربار

میں اکثر قال اللہ اور قال الرسول کا ذکر بہت ہوتا تھا اور تمام ملازمین اور متعلقین میں سے کوئی ایسانہ تھا جو تارک نماز ہو یہاں تک کہ چکی پیسنے والی عورتیں بھی پنج وقتہ نماز اور تہجد پڑھتی تھیں اور گردونواح کے معزز مسلمان جو اکثر افغان تھے قادیان کو جو اس وقت اسلام پور کہلاتا تھا مکہ کہتے تھے کیونکہ اس پُرآشوب زمانہ میں ہر ایک مسلمان کے لئے یہ قصبہ مبارکہ پناہ کی جگہ تھی اور دوسری اکثر جگہ میں کفر اور فسق اور ظلم نظر آتا تھا اور قادیان میں اسلام اور تقویٰ اور طہارت اور عدالت کی خوشبو آتی تھی۔“

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 165-166)

Sir Lepel Griffin“The Punjab Chiefs Lain Adamson” Mirza Ghulam Ahmad of Qadian

مندرجہ بالا کتاب میں بھی آپ کے آباؤ اجداد کاذکر ملتاہے۔

اس کتاب میں وہی باتیں بیان ہوئی ہیں جن کا ذکر حضور نے خود فرمایا مغلوں اور پھر سکھوں اور اس کے بعد انگریزوں کے دربار میں بھی حضور کے آباء کو کرسی ملتی تھی۔

حضرت مسیح موعودؑ کی حیات طیبہ

حضرت مرزا غلام مرتضٰی کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی حضرت مرزا غلام احمدؑ ان کے چھوٹے بیٹے تھے انہیں دنیا کی طرف ذرا بھی رغبت نہ تھی آپ کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کی غلامی میں مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کیا اور دنیا کی اصلاح کے لئے مامور کیا۔آپؑ فرماتے ہیں۔

ابتدا سے گوشہ خلوت رہا مجھ کو پسند
شہروں سے مجھ کو نفرت تھی ہر اک عظمت سے عار
پر مجھے تو نے ہی اپنے ہاتھ سے ظاہر کیا
میں نے کب مانگا تھا تیرا ہی ہے سب برگ و بار

ایک نئے اور مبارک دور کا آغاز

حضرت مسیح موعودؑ کو 1882ء میں ماموریت کا الہام ہوا اور اس سے اگلے سال 1883ء میں مندرجہ ذیل الہام ہوا جو کئی بار دہرایا جاتا رہا۔

سبحان اللہ تبارك وتعالیٰ زاد مجدك ینقطع آبآؤك و یبدء منك

سب پاکیاں خدا کے لئے ہیں جو نہایت برکت والا اور عالی ذات ہے۔اس نے تیرے مجد کوزیادہ کیا تیرے آباء کا نام اور ذکر منقطع ہو جائے گایعنی بطور مستقل ان کا نام نہیں رہے گا اور خدا تجھ سے ابتداء شرف اور مجد کا کرے گا۔

(براہین احمدیہ،روحانی خزائن جلد اول صفحہ 582 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

رومانیہ کی ایک لائبریری میں لیکچر

فہیم الدین ناصر۔رومانیہ

7نومبر 2019ءکو رومانیہ کے دارالحکومت بخارسٹ سے 228 کلومیٹر کی دُوری پر دریائے ڈینیوب کے کنارہ پر بسے شہر برائلہ (BRAILA)میں منعقد ہونے والے نوجوانوں کے ایک پروگرام میں خدا کے فضل سے جماعت کا پیغام اور نام پہنچانے کا موقع ملا۔ یہ پروگرام سٹوڈنٹس کی فلاح و بہبود کا کام کرنے والی ایک مقامی فلاحی تنظیم ”بک لینڈ“ کی طرف سے منعقد ہوا تھا۔ برائلہ (BRAILA) کاؤنٹی کی سب سے بڑی اور مرکزی لائبریری کے ایک ہال میں ہونے والی اس تقریب میں مختلف اہلِ علم شخصیات بطور مقرّر مدعو تھیں۔ مربّی سلسلہ جماعت احمدیہ رومانیہ کو بھی تقریر کرنے کی دعوت ملی۔ تقریباً 600 سے زائد لوگوں کے سامنے اسلام احمدیت کا تعارف پیش کرنےکاموقع ملا اور مذہبی رواداری نیزنوجوانوں کے روشن مستقبل کے حوالہ سے بھی اظہارِ خیال کیاگیا۔ شرکاء میں ہائی سکول اور کالج کے سٹوڈنٹس اور اساتذہ بڑی تعداد میں شامل تھے۔ لائبریری کا سٹاف اور دیگر شخصیات بھی موجود تھیں۔ مربّی سلسلہ نےحاضرین کو جماعت کا تعارف کرایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور اور جماعت احمدیہ کے آغاز اور قیام کی غرض و غایت سے آگاہ کیا۔ سامعین کو بتایا کہ اسلام ایک امن پسند مذہب ہے، اس کے نام کا مطلب امن و سلامتی ہے۔ حاضرین پر واضح کیا گیاکہ اسلام دیگر مذاہب کو بھی منجانب اللہ قرار دیتا ہے اور اسلام کے مطابق خدا تعالیٰ نے ہر قوم کی طرف نبی بھیجے اور دوسری اقوام میں بھی خدا کے صحیفے اُترے تھے۔ اسلام دیگر مذاہب کی عزّت و احترام کو دکھاوے یا صرف تہذیبی رکھ رکھاؤ کے طور پر قائم نہیں کرتا بلکہ اسلام دیگر مذاہب اور اہل مذاہب کی عزّت و احترام کو طبعی و فطری انداز سے دلوں کے اندر پیدا کرتا ہے ۔ سامعین کے علم میں یہ بات لائی گئی کہ کسی شخص کے مسلمان ہونے کا مطلب اتنا ہی نہیں کہ وہ محض بانیٔ اسلام حضرت محمّد ﷺ پر ایمان لاتا ہو یا صرف قرآن کو ہی خدا کی طرف سے آئی ہوئی کتاب مانتا ہو بلکہ اس کے ساتھ ساتھ وہ خدا کے تمام دیگر نبیوں اور ان کے ذریعہ آنے والے صحیفوں پہ بھی ایمان لانے کا پابند ہے۔ ایمان کی اس وسعت کے سبب ایک مسلمان کے دل میں طبعاً دوسرے مذہب والوں کے لئے عزّت و احترام کے جذبات پائے جاتے ہیں۔یہ ممکن نہیں کہ کوئی سچّا مسلمان ہو کر دوسروں کے لئے نفرت کے جذبات رکھے، سچے مسلمان کو پرکھنے کا ایک معیار یہ بھی ہے کہ اس کا دوسروں کے ساتھ رویّہ اور برتاؤدیکھا جائے حقیقی مسلمان دوسروں کی صرف عزّت و احترام کا ہی خیال نہیں رکھتا بلکہ اس کی جان و مال کی حفاظت کرنے والا بھی ہوتا ہے۔ سامعین کی طرف سے جہاد، اور تعدّد ازدواج وغیرہ کے متعلّق کئے جانے والے سوالات کے جواب بھی دیئےگئے۔ حاضرین نے تحسین بھرے کلمات اورخوش کن تاثرات کے ذریعہ پسندیدگی کا اظہار کیا ۔

آئی فون کی فروخت میں ریکارڈ کمی

آئی فون دنیا کے سب سے زیادہ فروخت ہونے والے سمارٹ فونز میں تیسرے نمبر پر آتا ہے،لیکن رواں ماہ کمپنی کے نئے سمارٹ فونز کی فروخت میں نئے فیچرز،خوبصورت ڈیزائن اور نت نئے ماڈلز متعارف کروائے جانے کے باوجود کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ شاید اس کی وجہ نئے آئی فون11اور اس کے پروماڈل میں 5جی ٹیکنالوجی متعارف نہ کروانا ہے۔

آئی فون اپنے مدمقابل کمپنیوں ہواوےHUAWEI اور سام سنگ کے مقابلے میں فائیو جی کی جنگ ہارگیا۔ہواوے اور سام سنگ دونوں نے اپنے فائیو جی سمارٹ فونز مارکیٹ میں متعارف

کروادیئے ہیں۔ جنہیں ہاتھوں ہاتھ لیا جارہا ہے ،جبکہ آئی فون کی فروخت میں کافی کمی آئی ہے ۔آئی فون نہ صرف اپنے انفرادی ڈیزائن،جدید فیچرز،آپریٹنگ سسٹم اور سیکیورٹی سروس کی وجہ سے دنیا بھر میں شہرت رکھتا ہے بلکہ اپنی روایات کی پیروی کرنے کی وجہ سے بھی خاصا مقبول ہے ۔ہر سال کمپنی 10ستمبر کو اپنے نئے گیجٹس اور مصنوعات متعارف کروانے کے لئے ایک تقریب کا انعقاد کرتی ہے۔ جس میں دنیا بھر سے عوام جوق در جوق شرکت کرتے ہیں۔اور آی فون کے نئے گیجٹس کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں ۔ اگرچہ آئی فون ہمیشہ ہی مارکیٹ میں سرفہرست رہنے میں کامیاب رہا ہے لیکن کمپنی کو حال ہی میں اس کی فروخت سے متعلق کچھ امور میں تنزلی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ آئی فون 2003ءمیں لانچ ہونے کے بعد سے ہی ایپل کا سب سے زیادہ منافع بخش اور سب سے زیادہ محصول پیدا کرنے والا پروڈکٹ رہا ہے جو گزشتہ 5 سالوں سے ایپل کی آمدنی کا تقریباً60فیصد پیدا کررہا ہے جس سے سال 2018ء میں 70 فیصد کمپنی کی خالص فروخت ہوئی ہے ۔

ایپل کی آمدنی میں آئی فون کی عظیم شراکت کے باوجود،آخری سہ ماہی میں کچھ اہم نتائج برآمد ہوئے ہیں ۔آئی فون کی فروخت 29.74بلین ڈالر کی کمی سے 25.99ڈالر رہ گئی ہے ۔جبکہ ایپل کے دیگر گیجٹ اور مصنوعات نے مارکیٹ میں عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ایپل کی فروخت میں اچانک گراوٹ کے بعد 2012ء کے بعد پہلی بار ایپل کی مجموعی آمدنی میں 50فیصد کمی آئی ہے۔ (آن لائن)

مقصود احمد منصور۔گیانا

(Remembrance Day)
ریمیمبرنس ڈے کی تقریب میں
گیانا جماعت کی اعزازی شمولیت

ریمیمبرنس ڈے(Remembrance Day) ساری دنیا کے کامن ویلتھ ممالک میں منایا جاتا ہے۔خاص دن منانے کی یہ تقریب پہلی جنگ عظیم کے بعد شروع ہوئی جس میں فوت شدگان فوجیوں کو خراجِ تحسین پیش کیا جاتا ہے۔وطن سے محبت کے اظہار میں جماعت احمدیہ کے افراد بھی مختلف ممالک میں اس تقریب میں شامل ہوتے ہیں۔

اس سال گیانا ،جنوبی امریکہ میں 10نومبر 2019ءکو یہ تقریب منعقد ہوئی۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گیانا جماعت کو تاریخ میں پہلی بار Remembrance Day کی آفیشل تقریب میں شمولیت کا موقع ملا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔اس تقریب میں گیانا ملک کے نیشنل صدرجناب Hon. David Granger، نائب صدر، قائم مقام پرائم منسٹراور منسٹر آف پبلک سیکیورٹی Khemraj Ramjattan Hon. کے علاوہ، آرمی،پولیس کے انچارج، چار منسٹرز اور متعدد ڈپلومیٹس شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے ان تمام اہم شخصیات کے سامنے گیانا جماعت کی طرف سے ریتھ(Wreath) رکھنے کا موقع ملا۔ اور اس ریتھ پر جلی حروف میں جماعت احمدیہ کا نام اور ”محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں“ لکھا ہوا تھا۔ یہ تقریب براہِ راست سارے ملک میں نشر ہوئی۔بعد میں گورنمنٹ کی ویب سائٹ پر بھی تصاویر شائع ہوئیں۔

اس تقریب کی وجہ سے گیاناجماعت کا نام اعلیٰ ترین سطح پر خوب روشن ہوا۔ خاکسار کو منسٹرز،ایمبیسڈرز اور ہائی کمشنرز سے ملاقات کا موقع ملا اور انہیں جماعت کا تعارف کروایا۔ جس میں خصوصیت کے ساتھ، امریکہ، کینیڈا، یو کے، یورپ، انڈیا، مالٹا کے ایمبیسڈرزاور ہائی کمشنرز کو جماعت کا تعارف کروایا گیا۔اسی طرح منسٹر آف سوشل کوہیژن سے بھی ملاقات کی اور انہیں بھی جماعت کا خصوصی تعارف کروایا۔

اس تقریب کے بعد غیر ازجماعت مسلمان اس سے بہت متاثر ہوئے۔ ایک تنظیم گیانا اسلامک ٹرسٹ کے سینئر ممبر نے بھی خوشی کا اظہار کیا ۔ اسی طرح گورنمنٹ کی تنظیم مسلم کور گروپ کی انچارج نے کہا کہ یہ ایک بہت اعزاز کی بات ہے کہ آپ نے مسلمانوں کی طرف سے ریتھ رکھی ہے۔

اس تقریب کے بعد دوپہر کے وقت گیانا ویٹرن لیجنز (Guyana Veterans Le-gion) کی تقریب ہوئی۔خاکسار جماعت احمدیہ کی طرف سے اس تقریب میں بھی شامل ہوا۔اس تقریب میں تمام تنظیموں کے معزز مہمانان کو مدعو کیا گیا تھا۔ جس میں برٹش ہائی کمشنر اور کینیڈین ہائی کمشنر بھی شامل تھے۔تقریب کے بعد خاکسار نے برٹش ہائی کمشنر، پریذیڈنٹ آف گیانا ویٹرن لیجنز اورگیاناکے ویٹرنز سے ملاقاتیں کیں اور تصاویر بنوائی۔

احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ گیاناجماعت کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے اور جماعت پر مزید فضل فرمائے۔ آمین ثم آمین

قریشی داؤد احمد۔برطانیہ

ڈسٹرک کمانڈر پولیس بریڈ فورڈ کا مسجد المہدی کا خیر سگالی دورہ

مورخہ 11 دسمبر بروز بدھ ڈسٹرکٹ کمانڈر پولیس بریڈ فورڈ مکرم عثمان خان نے مسجد المہدی کا خیر سگالی دورہ کیا۔ اس موقع پر آپ کے ہمراہ 2 اور پولیس آفیسر بھی تھے۔

مکرم مبارک احمد بسرا ریجنل مشنری اور مکرم ڈاکٹر محمد اقبال سیکریٹری اُمور خارجہ نے ان کا استقبال کیا۔ مہمانوں نے یہ خوبصورت مسجد دیکھی ، ان کو جماعتی لٹریچر کا تحفہ بھی پیش کیا گیا۔ اس موقع پر کافی تفصیل سے باہمی دلچسپی کے اُمور پر گفتگو اور تبادلہ خیال بھی کیا گیا۔ جماعت کے تنظیمی ڈھانچہ اور ذیلی تنظیموں کے بارے میں ان کو بتایا گیا۔ مکرم ڈاکٹر اقبال نے اپنی اس خواہش کا اظہار بھی کیا کہ بریڈ فورڈ میں کوئی ایسا فورم ہونا چاہئے کہ جہاں شہر کی تمام کمیونیٹز مل بیٹھ سکیں اور صحت مند اور کھلے ماحول میں باہم تبادلہ خیال کر سکیں۔ اس طرح ہر قسم کی غلط فہمیاں دُور ہوں گی اور یوں باہمی رواداری اور بہتر تعلقات کو فروغ ملے گا۔

یہاں قارئین کی دلچسپی کے لئے یہ بیان کرنا مناسب ہوگا کہ مکرم عثمان خان کے والدین 60 کی دہائی میں پاکستان سے بریڈ فورڈآئے تھے۔انہوں نے پولیس میں اپنے کام کا آغاز آج سے 20 برس قبل اسی شہر میں بطور ”پولیس کانسٹیبل“ کے شروع کیا تھا اور امسال مئی میں یہ شہر کے چیف سپرنٹنڈنٹ پولیس تعینات کئے گئے ہیں۔

DAILY ALFAZL LONDON (Online Edition)
web: www.alfazlonline.org Twitter: @alfazlonline Face book:alfazlonline
Email: info@alfazlonline.org WhatsApp No. 00447493785065 00447951614020
اپنے مضامین،آرٹیکلز، نظمیں اور آراء ان میں سے ایک پر بھجوائیں
ANDROID APP ON Google Play

سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبدیلی انسان کے اندر سے پیدا ہوتی ہے

یہ تبدیلی دعاؤں سے آئے گی، دعا کی قبولیت کو سمجھیں اور خدا کی طرف رجوع کریں

ایک اچھی ضرب المثل پڑھنے کو ملی اس پر بہت غور کیا اور اس کو سچ پایا۔لکھنے والا لکھتا ہے کہ

’’اگر انڈے کو باہر سے توڑا جائے تو،زندگی دم توڑ دیتی ہے۔جبکہ انڈا اندر سے ٹوٹے تو زندگی جنم لیتی ہے۔‘‘

اس کے ساتھ ہی دو تصویریں بھی تھیں کہ اگر انڈا توڑ دیا ہے یا ٹوٹ گیا ہے تو وہ زمین پر بہہ گیا ہے اور اگر انڈا اندر سے ٹوٹا ہے تو مرغی کے بچے نے جنم لیا ہے۔ اس کا صحیح مطلب یہ ہے کہ مثبت تبدیلی ہمیشہ اندر سے پیدا ہوتی ہے۔’’پس اپنا اندر بدلئے۔‘‘جو لوگ اپنا ’’اندر‘‘بدلتے ہیں،دوسرے لفظوں میں’’دل‘‘بھی کہہ سکتے ہیں وہی پھر کامیابی سے بھی ہمکنار ہوتے ہیں۔ اور اس کے لئے بڑی جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے۔

’’خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی جس کو نہ ہو خیال آپ اپنی حالت بدلنے کا۔‘‘

یہ مقولہ یا ضرب المثل صرف کسی شخصی یا ذاتی تبدیلی کے لئے ہی نہیں ہے بلکہ قوموں کی قسمت بدلنے کے لئے بھی یہی نسخہ ہے۔

اور اس وقت بحیثیت قوم ہمیں مثبت تبدیلی کی ضرورت ہے۔ جب تک قوم خود اپنی حالت اندر سے نہیں بدلے گی باہر کی کوئی مدد (aid) خواہ وہ امریکہ سے آئے چین سے آئے ، روس یا سعودی عرب یا ایران سے آئے سب بے فائدہ ہے۔ آپ نے بھکاریوں اور مانگنے والے فقیروں کو دیکھا ہو گا ، بھیک مانگ مانگ کر انہوں نے اپنے بنکوں میں روپیہ جمع کیا ہوتا ہے لیکن ان کے چہروں پر وہی نحوست ، غربت اور افلاس نے ڈیرے ڈالے ہوتے ہیں۔ باوجود ان کے پاس رقم اور روپیہ ہونے کے پھر بھی فقیر کے فقیر ہی رہتے ہیں۔

یہی حال اس وقت وطن عزیز میں ہو رہا ہے ۔ کئی قسم کی نئی تحریکات جنم لے رہی ہیں ۔ کئی قسم کی تحریکات جو پہلے سے منظم ہیں وہ بیانات پر بیانات داغ رہی ہیں۔ بھلا بیان دینے سے بھی کبھی کوئی تبدیلی واقع ہوئی ہے؟اگر بیانات سے کام چل سکتا ہوتا یا بیانات سے کامیابی حاصل ہو سکتی تھی تو اب تک کیوں نہ ہوئی، بیانات دینے والوں کی تو ملک میں کمی نہیں ہے۔ ایک سے ایک بڑھ کر بیان دے رہا ہے۔

وطن عزیز کی اس وقت جتنی نازک حالت ہے اس سے پہلے کبھی ایسی نہ ہوئی تھی۔ مختلف اخبارات میں خواہ وہ پاکستان سے شائع ہو رہے ہیں یا امریکہ سے ، یورپ سے کسی بھی ملک سے ان میں پاکستان کی حالت کا نقشہ صاف نظر آ رہا ہے۔ بلکہ ملکی و قومی اخبارات میں بھی وطنِ عزیز کا اچھا بھلا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ غریب ملک بھی اپنے باشندوں ، مکینوں اور ہم وطنوں کا ہر لحاظ سے خیال رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کی جان ، مال ، آبرو کی حفاظت کے لئے اقدامات کرتے ہیں اور برابری کے حقوق دینے کی کوشش کرتے ہیں مگر وطن عزیز میں تو ان چیزوں کا نام شاید سننے میں کہیں آجاتا ہو عمل میں ایسا نہیں ہے۔ پس جب تک قوم کے اندر ، اس کا اپنا دل نہیں جاگتا ہر قسم کے بیانات ، ہر قسم کا علاج، ہر قسم کی کوشش سب بے سود اور بیکار ہوگی۔

شہروں میں ایک قسم کی آگ لگی ہوئی ہے ، امن و سکون ختم ہو چکا ہے۔ ہر شخص گھر سے باہر نکلتے ڈرتا ہے کہ پتہ نہیں وہ واپس بھی آسکے گا یا نہیں!

زمانہ جاہلیت کی قوم جو مارنے اور لوٹنے والی تھی وہ تقویٰ شعار بن گئی، کیونکہ ان کا اندر جاگ گیا تھا۔ وہی قوم جو دن رات عیاشیوں میں مبتلا تھی ، شراب نوشی جن کا شیوہ تھا وہ تہجد گزار اور پنج وقتہ نمازی بن گئے۔ ہر بدی مٹ گئی اور ہر نیکی نے جگہ لے لی۔ کیوں کہ انہوں نے نبی پاک ﷺ کی آواز پر لبیک کہا اور آپ کی صحبت میں آ گئے اور اپنا سب کچھ چھوڑ دیا۔ اپنے آپ کو مٹی میں ملا دیا۔ عاجزی و انکساری اختیار کر لی اور خدا کے محبوب بندے بن گئے۔

خدا کے رسول ﷺ نے یہی فرمایا تھا کہ پھر آخری زمانے میں ایسا ہی ہو گا کہ ایمان ثریا پر چلا جائے گا۔ جہالت پھیل جائے گی ، زنا شراب نوشی کی کثرت ہو گی، علم مفقود ہو جائے گا ، امانت و دیانت اٹھ جائے گی۔ تو خدا تعالیٰ امام مہدی کو بھیجے گا ، جو رسول اللہ ﷺ کی نیابت میں ایک بار پھر قرآن کی حکومت اور محمد رسول اللہ ﷺ کی حکومت کو دوبارہ دنیا میں قائم کرے گا۔ پھر امن قائم ہو جائے گا اور لوگ آپس میں پیار و محبت سے رہنا سیکھیں گے۔

تو بہر کیف بات ہو رہی ہے’’اندر‘‘ کی تبدیلی کی ۔ مثبت تبدیلی کی ، جب تک انسان کے دل کے اندر سے تبدیلی نہ آئے کام نہیں بنتا۔

آپ نے حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ کے بچپن کا واقعہ تو سنا ہو گا جب آپ حصول علم کے لئے گھر سے نکلے تو ماں نے نصیحت کی تھی کہ کسی حالت میں بھی جھوٹ نہیں بولنا۔ چنانچہ جب ان کے قافلے کو ڈاکوؤں نے لوٹا اور ڈاکو ان کے پاس بھی آئے تو کیا ہوا؟ انہوں نے سچ سچ بتا دیا کہ ان کی گدڑی میں 40 درہم ہیں۔ جس سے ڈاکو کا اندر جاگ اٹھا ،اور صرف یہی نہیں اس سچ نے ڈاکوؤں کے سردار کے دل پر بھی وہ کاری ضرب لگائی کہ جس سے اس کا بھی اندرونہ جاگ اٹھا اور اپنی اس قبیح حرکت سے باز آگیا۔

میں نے ایک کتاب میں یہ نصیحت بھی پڑھی ہے جسے لکھ دیتا ہوں شاید کسی کے کام آ جائے ۔ اس میں لکھا تھا ۔’’کتابِ زندگی کے ورق برابر الٹ رہے ہیں۔ ہر آنے والی صبح ایک نیا ورق الٹ دیتی ہے یہ الٹے ہوئے اوراق برابر بڑھ رہے ہیں اور باقی ماندہ ورق کم ہو رہے ہیں اور ایک دن وہ ہو گا جب آپ اس کتاب کا آخری ورق الٹ رہے ہوں گے۔ جونہی آپ کی آنکھیں بند ہوں گی یہ کتاب بھی بند ہو جائے گی اور آپ کی یہ تصنیف محفوظ کر دی جائے گی اب یہ قیامت کے دن کھلے گی۔‘‘

وہ مزید لکھتے ہیں۔

کبھی آپ نے غور کیا؟ اس کتاب زندگی میں آپ کیا درج کر رہے ہیں ؟ روزانہ کیا کچھ اس میں لکھ کر اس کا ورق الٹ دیتے ہیں۔ آپ کو شعور ہو یا نہ ہو آپ کی تصنیف تیار ہو رہی ہے اور آپ اسکی ترتیب و تکمیل میں اپنی ساری قوتوں کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ اس میں آپ وہ سب کچھ لکھ رہے ہیں جو آپ سوچتے ہیں، دیکھتے ہیں ۔ چاہتے ہیں ، کرتے ہیں اور کراتے ہیں اس میں صرف وہی نوٹ ہو رہا ہے جو آپ نوٹ کر رہے ہیں ، کسی دوسرے کو ہرگز اختیار نہیں جو ایک شوشہ بھی اس میں گھٹا یا بڑھا سکے۔ اس کتاب کے مصنف تنہا آپ ہیں۔ اور صرف آپ ہی اپنی کوشش اور کاوش سے اسے ترتیب دے رہے ہیں ذرا آنکھیں بند کیجئے اور سوچئے کل یہی کتاب آپ کے ہاتھ میں ہو گی ، شہنشاہ واحد و قہار آپ سے کہے گا اِقْرَاْ كِتَابَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا اپنا اعمال نامہ پڑھ، آج تو ہی خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت کافی ہے۔

(بنی اسرائیل : 15)

(مختصر پُراثر حصہ دوم صفحہ 159۔160)

پس ہمیں تو یہ یقین کامل ہے کہ یہ حالات بدلیں گے اور ضرور بدلیں گے ۔ ایک دن ضرور امن قائم ہو گا۔ لوگ آپس میں پیار و محبت سے رہیں گے اور سب کے لئے محبت ہو گی اور کسی سے نفرت نہیں ہو گی لیکن اس کے لئے دعاؤں سے کام لینا ہو گا۔یہ تبدیلی دعاؤں سے آئے گی۔’’جو کچھ ہو گا دعاؤں سے ہی ہو گا‘‘اس لئے دعاؤں کی قبولیت پر ایمان لائیں۔ اپنے اندرونہ کو بدلیں۔خدا کی طرف رجوع کریں اور مامور زمانہ کی بات پر کان دھریں اور آنحضرت ﷺ کی یہ دعائیں کثرت سے پڑھیں۔ یہ دعا ترمذی شریف میں ہے۔

’’اے اللہ! اپنی وہ خشیت ہمیں عطا کر جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے اور ہمیں ایسی اطاعت کو توفیق بخش جس کے ساتھ تو ہمیں اپنی جنت تک پہنچا دے اور ایسا یقین نصیب کر جو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کر دے اور ہمیں اپنے کانوں ، آنکھوں اور قوتوں سے فائدہ پہنچا جب تک کہ تو ہمیں زندہ رکھے۔ اور ان قویٰ سے ہمارے وارث پیدا کر اور جو شخص ہم پر ظلم کرے اس سے خود ہمارا بدلہ لے اور جو ہم سے دشمنی کرے اس کے خلاف ہماری مدد کر اور ہمیں اپنے دین کے بارے میں مصیبت میں نہ ڈالنا اور دنیا کو ہمارا سب سے بڑا غم نہ بنا دینا ..... اور ہم پر ایسے لوگ مسلط نہ کرنا جو ہم پر رحم نہ کریں۔‘‘آمین

اسی طرح ایک اور دعا اس طرح ہے اسے بھی پڑھ سکتے ہیں ۔

ترجمہ: میرے رب میری مدد کر اور میرے خلاف مدد نہ کر اور میری نصرت فرما اور میرے دشمن کی مدد نہ کرنا اور میرے لئے تدبیر و حیلہ کر اور میرے خلاف تدبیر نہ کرنا ، اور مجھے ہدایت پر قائم رکھ اور راہ ہدایت میرے لئے آسان بنا دے اور جو شخص مجھ پر زیادتی کرے اس کے مقابل پر میری مدد فرما۔ مرے رب مجھے اپنا شکر گزار۔اپنا ذکر کرنے والا، اپنے سے ڈرنے والا، اپنا کامل اطاعت گزار اپنے حضور عاجزی کرنے والا بنا..... میرے رب!میری توبہ قبول کر۔ میرے گناہ دھو دے، میری زبان کو راہ سداد اور صدق پر قائم رکھ اور مرے دل کو ہدایت نصیب کر اور مرے کینے کو نکال باہر کر۔‘‘آمین